جناب فاروقی صاحب

مُجدّدِ عصر حُجّۃ الاسلام
حضرت شاہ ولی اللہ قدّس سرّہٗ

مبشّرات قبل از ولادت

حضرت شاہ صاحبؒ کی ولادت سے قبل صلحاء و علماء کی ایک جماعت نے آپ کی نسبت بہت سے مبشرات دیکھے۔ آپ کے والدین نے بھی اِس قسم کے مبشرات معلوم کئے۔ حضرت شیخ عبدالرحیم کے حالات و واقعات میں ایک رسالہ "بوارق المعرفہ" تصنیف کیا گیا تھا، اس میں سے چند مبشرات ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت شیخ عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ خواجہ قطب الدین قدس سرّہٗ کے مزار مقدس کی زیارت کا اتفاق ہوا۔ دفعۃً ان کی رُوح مجھ پر ظاہر ہوئی اور فرمایا کہ عنقریب تمہارے ہاں ایک فرزندِ رشید پیدا ہوگا، تم اس کا نام قطب الدین احمد رکھنا۔ لیکن چونکہ میری بیوی شباب کے تمام مراحل طے کر چکی تھی اس لئے مجھے گمان ہوا کہ خواجہ صاحب کی مراد یہ ہے کہ جب تمہارے ہاں پوتا پیدا ہوگا اس کا نام قطب الدین احمد رکھنا۔ لیکن خواجہ صاحب نے فوراً مشرف ہوکر فرمایا کہ نہیں میری یہ مراد نہیں ہے بلکہ جس لڑکے کے متعلق میں نے تمہیں بشارت دی ہے وہ تمہارے ہی صلب سے پیدا ہوگا۔ چنانچہ اس واقعہ کے تھوڑے دنوں بعد مجھے نکاحِ ثانی کا داعیہ ہوا اور نکاح کے ایک سال بعد ولی اللہ پیدا ہوئے۔

اگرچہ اول اول مجھے یہ واقعہ بھول چکا تھا اس لئے میں نے انھیں ولی اللہ کے نام سے شہرت دی۔ لیکن جب وہ واقعہ مجھے یاد آیا تو میں نے ان کا دوسرا نام قطب الدین احمد رکھا۔

(۲) شیخ عبدالرحیم جب زندگی کے ساٹھ مرحلے طے کر چکے تو انھیں الہام ہوا کہ تقدیر الٰہی اس پر جاری ہوئی ہے کہ ایک بلند اقبال اور ہونہار لڑکا اور پیدا ہوگا جس کی شہرت کا ستارہ اوج عروج پر پہنچ کر شہاب ثاقب کی طرح چمکے گا اور جس کے اقبال اور کمال علم کا آفتاب پوری ترقی کر کے نصف النہار کے مرکز پر پہنچ جائے گا۔ اسی اثنار میں آپ کے خاص خاص اصحاب اور بزرگانِ دین نے بھی اس مضمون کی بشارت دی کہ پیدا ہونے والا لڑکا بڑا صاحب اقبال اور نامور ہوگا۔ اس کی شانِ علم اور مراتب کمال کا انحصار ارباب زمانہ کو مشکل ہوگا اور وہ علوم وفنون میں فرزانۂ روزگار اور اپنے عہد میں ایک نہایت دانشمند اور ضرب المثل شخص ہوگا اور وہ عوام وخاص کا مذہبی پیشوا تسلیم کیا جائے گا۔ چنانچہ ان مبشرات کو سُن کر حضرت شیخ عبدالرحیم نے نکاح ثانی کیا۔

(۳) حضرت شاہ ولی اللہؒ ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے کہ ایک رات ان کے والد شیخ عبدالرحیم نماز تہجد میں مصروف تھے اور آپ کی والدۂ محترمہ بھی اسی جگہ نماز تہجد ادا کر رہی تھیں۔ جب شیخ صاحب نماز سے فارغ ہوئے تو ہاتھ اٹھا کر دُعا میں مشغول ہوئے۔ آپ نہایت عجز وانکساری سے دعا کر رہے تھے اور آپ کی والدۂ مکرمہ آمین کہہ رہی تھیں اسی اثنار میں ان دونوں حضرات کے درمیان دو ہاتھ ظاہر ہوئے جن کی نسبت محترم شیخ عبدالرحیم نے فرمایا کہ یہ دونوں ہاتھ ہمارے اس فرزند کے ہیں جو عنقریب عرصۂ وجود میں قدم رکھے گا اور اپنے نور سے تمام دنیا کو منور کرے گا۔ جناب شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد فقیر پیدا ہوا۔ اور ساتویں سال میں قدم رکھا تھا کہ والدین کے ساتھ نماز تہجد میں شریک ہوا اور اسی وضع سے دونوں ہاتھ حضرات والدین کے درمیان اٹھائے۔ اس پر جناب شیخ عبدالرحیم نے فرمایا:

هٰذا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۔ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۔

(۴) ابھی شاہ ولی اللہؒ والدۂ محترمہ کے بطن مبارک ہی میں تھے کہ ایک دفعہ حضرت

شیخ عبدالرحیم کی موجودگی میں ایک سائلہ آئی ۔ آپ کے روٹی کے دو حصے کرکے ایک حصّہ اسے دیا اور ایک رکھ دیا لیکن جونہی سائلہ دروازہ تک پہنچی شیخ صاحب نے اسے دوبارہ بلایا اور بقیہ حصہ بھی اسے عنایت کردیا۔ اور جب وہ چلنے لگی تو پھر آواز دی اور جس قدر روٹی گھر میں موجود تھی سب دے دی ۔ زاں بعد گھر والوں سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ پیٹ میں بچّہ باربار کہہ رہاہے کہ جتنی روٹی گھر میں موجود ہے سب اسی محتاج کو مسکین کو راہِ خدا میں دے دو۔

الغرض یہ بلند اقبال لڑکا جس کی قسمت میں روزِ اول سے فاضلِ عصر اور مجتہدِ وقت ہونا لکھا تھا، ۴ شوال ۱۱۱۴ھ چہار شنبہ کے دن طلوعِ آفتاب کے وقت پیدا ہوا۔

(ب)

شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اپنی زندگی کے چودہ مرحلے طے کرکے پندرھویں میں قدم رکھا تو والد بزرگوار کی انتہائی شفقت و مہربانی کی وجہ سے تمام متعارفہ فنون حاصل کرچکا تھا۔ ہر فن کے ابتدائی عنصرات کے علاوہ جو کتابیں میں نے والد بزرگوار سے سبقاً سبقاً پڑھی ہیں ان کی مختصر فہرست یہ ہے :

(۱) علمِ حدیث (۱) مشکوٰۃ شریف تمام وکمال (۲) صحیح بخاری اول سے کتاب الطہارہ تک

(۲) علم التفسیر بیضاوی کا بڑا حصہ والد بزرگوار سے پڑھا اور باقی حصہ آپ کے ارشاد کے مطابق خود مطالعہ کیا۔

(۳) علم فقہ شرح وقایہ بتمامہ ہدایہ دونوں جلدیں

(۴) اصول فقہ حسامی توضیح و تلویح

(۵) علم منطق مختصرات کے علاوہ شرح شمسیہ کامل شرح مطالعہ

(۶) علمِ کلام شرح عقائد کامل شرح خیالی کا ایک حصہ شرح مواقف کا ایک حصہ

(۷) علم سلوک عوارف کا بڑا حصہ اور کچھ رسائل نقشبندیہ

(۸) علم حقائق شرح رباعیات جامی لوائح مقدمہ شرح لمعات مقدمہ نقد الفصوص

(۹) خواص اسماء وآیات والد بزرگوار کا ترتیب دیا ہوا مجموعہ۔

(۱۰) علم طب موجز القانون

(۱۱) علم حکمت شرح ہدایۃ الحکمۃ

(۱۲) علم نحو کافیہ شرح ملا جامی

(۱۳) علم معانی مطول کا بڑا حصہ مختصر المعانی

(۱۴) علم ہندسہ بعض رسائل

اس فہرست کے نقل کرنے کے بعد شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ جب میں یہ کتابیں پڑھ چکا تو میرا ذہن اس درجہ وسیع ہوگیا کہ ہر فن کے دقیق و غوامض مسئلے ادنیٰ توجہ کے ساتھ حل ہونے لگے۔

جب شاہ صاحب نے عمر کے سترھویں سال میں قدم رکھا تو آپ کے والد بزرگوار شیخ عبدالرحیم نے سفر آخرت اختیار کیا۔ یہی زمانہ آپ کے تکمیل علوم کا تھا۔

والد صاحبؒ کے انتقال کے بعد آپ نے کتب دینیہ و عقلیہ کا درس دینا شروع کیا اور آپ کا ہر علم میں شہرہ ہوگیا۔ تقریباً بارہ سال تک علوم کے درس میں مصروف رہے اور علمِ نبوی کی اس درجہ اشاعت کی کہ اس کا ذوق و ذوق حد درجہ بڑھ گیا۔

الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن (عربی)

تالیف

مولانا امام عبیداللہ سندھیؒ

جلد اول پانچ روپے

جلد دوم ۶/۵۰ روپے

ملنے کا پتہ

شاہ ولی اللہ اکیڈمی ○ صدر ○ حیدرآباد ○ سندھ